DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
لاہور کراچی راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جمعرات '3' رمضان 1421ھ '30' نومبر 2000ء '15' مگھر 2057ب (صفحہ 3)

یورپ میں مسلمانوں کی مذہبی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے

برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ کر چالیس لاکھ ہو گئی ہے ہفتہ بیداری اسلام منایا گیا

99 فیصد مسلم محنتی ہیں، دارالامراء میں مسلمان ارکان کی تعداد 6 ہو گئی ہے

لارڈ نذیر سب سے زیادہ متحرک ہیں/ برطانیہ سے واپسی پر مولانا زاہد الراشدی کے تاثرات

شہر کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی برطانیہ کے ڈیڑھ ماہ کے دورہ کے بعد گوجرانوالہ واپس آگئے ہیں۔ اس دوران انہوں نے لندن، برمنگھم، نوٹنگھم، مانچسٹر، بری، لیسٹر، والسال، کراؤلی، چارلی اور دیگر شہروں میں دو درجن سے زائد دینی اجتماعات سے خطاب کیا۔ مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام بیت المقدس کے مسئلہ پر ورز سلیطہ میں منعقد ہونے والی "القدس کانفرنس" میں شرکت کی، نوٹنگھم کے معروف تعلیمی ادارہ جامعہ الہدیٰ کی تعلیمی کمیٹی کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی اور ورلڈ اسلامک فورم کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی۔ ورلڈ اسلامک فورم مولانا زاہد الراشدی نے بھارت سے تعلق رکھنے والے عالم دین اور دانشور مولانا محمد عیسیٰ منصوری کے ساتھ مل کر 1992ء میں قائم کیا تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ ابتدائی پانچ سال مولانا زاہد الراشدی اس کے چیئرمین رہے ہیں اس کے بعد سے مولانا محمد عیسیٰ منصوری اس کے چیئرمین ہیں اور ان کے ساتھ مفتی برکت اللہ، چیئرمین منصور ملک، مولانا رضاء الحق سیالکوٹی، حاجی افتخار احمد، مولانا محمد عمران خان جہانگیری، حاجی غلام قادر، ڈاکٹر نذر الاسلام بوس، نعیم اللہ خان، مولانا محمد قاسم رشید، مولانا مشفق الدین، حافظ منظور احمد تارا پوری اور دیگر سرکردہ اہل دانش کی ایک ٹیم ہے جو برطانیہ میں مقیم مسلمانوں میں دینی بیداری کو فروغ دینے اور علماء کرام اور دینی مراکز کو دعوت و تعلیم کے حوالے سے آج کے دور کی ضروریات اور تقاضوں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے مسلسل سرگرم عمل ہے اور میں پور آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے مولانا رضاء الحق سیالکوٹی سیکرٹری جنرل کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

گوجرانوالہ واپس پہنچنے پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ اس سال معمول سے ہٹ کر دو نئی باتیں سامنے آئی ہیں جن کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ایک تو امریکہ میں مسلم کمیونٹی کے ایک ممتاز راہنما ڈاکٹر عبداللہ غازی سے ملاقات ہے جو اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے حوالہ سے برطانیہ کے شہر لیسٹر میں آئے ہوئے تھے اور تھوڑی دیر کے لئے جامعہ الہدیٰ نوٹنگھم میں بھی آئے۔ ڈاکٹر عبداللہ غازی کا تعلق بھارت کے ممتاز علمی خاندان سے ہے۔ ان کے پردادا مولانا عبدالرحمن انصاری دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کے داماد تھے اور علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے پہلے سربراہ تھے۔ ڈاکٹر غازی کے دادا مولانا منصور انصاری کا شمار برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی کے نامور اور سرگرم رہنماؤں میں ہوتا ہے وہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کی تحریک کے اہم راہنما تھے اور انہوں نے مفکر انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی کے ساتھ کابل ہجرت کی تھی جہاں وہ مولانا سندھی کے دست راست کی حیثیت سے افغانستان کی آزادی کے تحفظ اور متحدہ ہندوستان کی آزادی کے حصول کے لئے سرگرم رہے۔

شہ زوروں کے شہر سے

اپنے حالیہ دورہ برطانیہ کے حوالے سے دوسری اہم بات مولانا راشدی نے یہ بتائی کہ برطانیہ اور دیگر یورپی شہروں میں مسلمانوں کی دینی بیداری اور مذہبی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے حتیٰ کہ اب یہ بات کھلے بندوں بھی جانے لگی ہے کہ اپنے مذہب اور دینی روایات و ثقافت کے ساتھ مسلمانوں کی وابستگی بے لچک ہے جسے تبدیل یا کمزور نہیں کیا جا سکتا۔ گذشتہ دنوں فرانس کے بارے میں ایک رپورٹ بین الاقوامی پریس میں شائع ہوئی تھی کہ وہاں مسلمان آبادی میں دوسرے نمبر پر ہیں یعنی سب سے بڑی اقلیت ہیں لیکن مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے وہ فرانس کی سب سے زیادہ سرگرم کمیونٹی شمار ہوتے ہیں کیونکہ عیسائی اکثریت کو اپنے مذہب اور عبادت سے اپنی دلچسپی نہیں رہی کہ وہ روزمرہ مذہبی سرگرمیاں دکھا سکیں اور اپنے عبادت خانوں کو آباد رکھ سکیں اس کے برعکس مسلمانوں میں نماز، روزہ، عید، قرآن کریم کی تعلیم، مذہبی شعائر کے ساتھ وابستگی اور ان پر عملدرآمد کا رجحان زیادہ ہے۔ اسی طرح کی صورت حال برطانیہ میں بھی ہے جہاں ایک محتاط اندازے کے مطابق مسلمانوں کی تعداد چالیس لاکھ ہو چکی ہے لیکن مدارس و مساجد کی روزمرہ سرگرمیوں اور مذہبی اقدار و روایات سے عملی وابستگی کے پس منظر میں وہ دیگر تمام مذاہب کے پیروکاروں سے زیادہ متحرک اور نمایاں نظر آتے ہیں اور اس بات کو اعلیٰ سطح پر بھی محسوس کیا جانے لگا ہے چنانچہ گذشتہ ماہ وہاں "اسلام کے بارے میں بیداری اور آگہی" کا ہفتہ منایا گیا اور اس دوران دیگر سرگرمیوں کے علاوہ حکومت اور اپوزیشن کے سرکردہ حضرات نے اسلام کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور برطانوی معاشرہ میں مسلمانوں کی سرگرمیوں کا مختلف انداز میں تذکرہ کیا۔ اس ہفتہ کا آغاز پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک تقریب سے ہوا جس کا اہتمام "اسلامک سوسائٹی آف گریٹ برٹین" نے کیا تھا اور اس میں برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کے نمائندہ کے طور پر ہوم سیکرٹری جیک سٹرا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ مردم شماری میں مذہب کا خانہ رکھا جا رہا ہے جس سے برطانیہ میں مسلمانوں کی آبادی کا صحیح اندازہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے بارے میں غلط تاثر پھیلایا جاتا ہے اور انہیں مسلمان دہشت گرد کہا جاتا ہے لیکن آئرلینڈ میں دہشت گردی کرنے والوں کو کیتھولک دہشت گرد اور پروٹسٹنٹ دہشت گرد نہیں کہا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ 99 فیصد مسلمان محنتی اور محترم ہیں جبکہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر اور ٹوری پارٹی کے ... ولیم ہیگ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ "ہفتہ آگہی اسلام" سے مقامی آبادی کو اسلام کے بارے میں بہت سی باتیں سمجھنے میں مدد ملے گی۔ تقریب سے ہاؤس آف لارڈز کے مسلمان ممبر لارڈ نذیر احمد اور دیگر راہنماؤں نے بھی خطاب کیا اور برطانوی معاشرہ میں مسلمانوں کی سرگرمیوں کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

مولانا راشدی نے بتایا کہ برطانوی پارلیمنٹ "ہاؤس آف لارڈز" اور "کامنز" پارلیمنٹ میں پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت سے تعلق رکھنے والے مسلمان ممبران کی تعداد نصف درجن تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں پارلیمنٹ کے رکن گلاسگو کے محمد سرور اور ہاؤس آف لارڈز کے رکن راتھرہم کے لارڈ نذیر احمد سب سے زیادہ متحرک ہیں ان دونوں کا سابقہ تعلق پاکستان سے ہے اور وہ مسلمانوں اور عالم اسلام کے مسائل کے حوالہ سے متحرک کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں لارڈ نذیر احمد نے دیگر ممبران کے تعاون سے مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام کا اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس میں طلب کیا۔ جس میں مذہبی جماعتوں کے اہم راہنماؤں نے شرکت کی۔ یہ اجلاس رویت ہلال کے سلسلہ میں تھا جس پر برطانیہ میں ہر سال اختلاف رونما ہوتا ہے اور رویت ہلال کے کسی فارمولا پر مذہبی جماعتوں کے متفق نہ ہونے کی وجہ سے دو دو بلکہ بسا اوقات تین تین عیدیں منائی جاتی ہیں۔ لارڈ نذیر احمد نے اس اجلاس میں کہا کہ اگر علماء کرام کسی متفقہ فارمولے پر آ جائیں اور برطانیہ میں متفقہ طور پر ایک روز عید منائی جا سکے تو وہ حکومت اور بی بی سی وغیرہ کو اس پر آمادہ کر سکتے ہیں کہ عید کے روز مسلمانوں کے لئے باضابطہ چھٹی کا اعلان کیا جائے اور بی بی سی و دیگر ذرائع ابلاغ سے عید کے اعلان کے ساتھ ساتھ خصوصی پروگرام نشر کئے جائیں جس کے لئے وہ متعلقہ حکام اور اداروں سے پیشگی بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس اجلاس میں ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے بھی شرکت کی اور اجلاس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام نے لارڈ نذیر احمد اور دوسرے مسلم ارکان پارلیمنٹ کے جذبہ کو سراہتے ہوئے متفقہ عید کے لئے سب حلقوں کے نزدیک قابل قبول فارمولا تلاش کرنے کی غرض سے باہمی رابطے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلہ میں اگلا اجلاس فروری 2001ء میں متوقع ہے اور توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ یہ کوششیں ضرور بارآور ہوں گی۔